Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.3, Issue.1 (March-2025)

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

A Research Review of the Differences in the Themes of the Four Gospels

اناجیل اربعہ کے مضامین میں اختلافات کا تحقیقی جائزہ

Dr. Hafiz Muhammad Adnan Hamid
CTI, government graduate college 266RB khuryanawala
adnan.owasi92@gmail.com
Prof. Dr. Matloob Ahmad (Corresponding Author)
Dean, Faculty of Arts and Social Section, The University of Faisalabad, Email:
dean.is@tuf.edu.pk

Abstract

The first four books of the New Testament of the Holy Bible, which Christian nations regard as divinely revealed, are known as the Gospels. These books are named after the four distinct disciples of Jesus Christ (peace be upon him), namely Matthew, Mark, Luke, and John. These books were compiled by the disciples of Jesus after his ascension to heaven, with each disciple gathering available information based on their individual knowledge and perspective. The Gospels offer an account of the teachings, commandments, events, and aspects of the life of Jesus (peace be upon him), including his birth, ministry, death, and resurrection. Some of the authors also elaborated on the reasons behind writing these books, aiming to spread the message of Jesus to different communities.

The authors being distinct from each other and writing from different points of view led to differences in the content of these books. Some Gospels are more detailed, while others are more succinct, providing varied narratives of the same events. For example, the Gospel of John presents the life of Jesus in a unique manner compared to the Synoptic Gospels (Matthew, Mark, and Luke). As a result, discrepancies exist between the accounts, particularly concerning the number of verses and chapters, as well as the ordering of events. These variations give rise to questions regarding the consistency and accuracy of the information presented. This paper aims to present some of the disagreements found in the common themes of these books, including the differences in key events, teachings, and perspectives. By understanding these differences, it may be easier to critically analyze the authenticity of the Gospels and form an informed judgment.

Keywords: Differences, Discrepancies, Gospels, Bible, New Testament, Disciples, Authenticity.

اناجیل اربعہ (متی، مرقس، لوقا، یوحنا) جناب عیسیٰ علیہ السلام کے پانچ شاگردوں کی طرف منسوب ہیں جنھوں نے اپنے سفر و حضر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گزارے ہیں۔ انہوں نے آپ علیہ السلام کے رفع آسمانی کے بعد آپ علیہ السلام کی تعلیمات اور آپ علیہ السلام کی سیرت کو جمع کرنا شروع کیا اور ہر حواری نے اپنی تحقیق اور دستیاب معلومات کو اپنے انداز میں تحریر کیا جس وجہ سے ان کتب میں مختلف قسم کی اختلافات پیدا ہوئے۔

ان میں پیدا ہونے والے اختلافات نے ان پر تحقیق کے میدان کو جنم دیا اور محققین نے اس موضوع کو اپنی تحقیق کے لیے منتخب کیا۔

اناجیل خمسہ میں بہت سے تضادات پائے جاتے ہیں جو کہ اناجیل کی حقانیت اور اس کے منزل من السماء ہونے پر سوالیہ نشان ہیں ان میں پائے جانے والے مضامین میں باہمی اختلافات کا اعتراف خود عیسائی علماء بھی کرتے ہیں اور اناجیل کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

عیسائی علماء کے نزدیک اناجیل کیلیے اصطلاحات:

عیسائی علماء نے اناجیل کے متعلق دو طرح کی اصطلاحات قائم کی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) اناجیل متفقہ (۲) اناجیل مختلفہ

ان اصطلاحات کے متعلق نامور عیسائی علماء نے درج ذیل عبارات تحریر کی ہیں جس میں اس کی تقسیم کی وضاحت بھی ہے۔

جی ٹی مینٹلی:

> "پہلی تین اناجیل "متفقہ" (sypotoc) کہلاتی ہیں یہ نام ان کو پہلے پہل ایک عالم بنام جے۔جے گریس بیگ نے اٹھارہویں صدی کے آخر میں دیا جو نئے عہد نامے کے متن کا ماہر تھا"
>
> "مدت سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ پہلی تین اناجیل یعنی "متی مرقس، لوقا" کو ایک ہی مجموعے میں رکھتے ہیں لیکن چوتھی انجیل (یوحنا) اس میں شامل نہیں کرتے خاص مقاصد کے پیش نظر یہ تقسیم بہت مناسب اور خوب ہے" (۱)

ایف۔ایس خیر اللہ پادری:

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

"متی، مرقس ، لوقا اور یوحنا کی اناجیل میں خداوند یسوع کے حالات
زندگی کو بیان کیا گیا ہے پہلی تین اناجیل " اناجیل متوافقہ" کہلاتی ہیں کیونکہ
ان میں بڑی یکسانیت پائی جاتی ہے " (۲)

اناجیل کی یہ تقسیم ان میں پائے جانے والے مختلف نوعیت کے تضادات کے پیش نظر کی گئی ہے۔ اس بات کو ایف ، ایس خیر اللہ پادری نے اپنی عبارت میں تسلیم بھی کیا ہے ۔ ان میں بعض جگہ پہ تو نظریاتی اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ان بے شمار اختلافات میں سے چند اختلافات درج ذیل نوعیت کے ہیں ۔

(ا) ترتیب میں اختلاف۔(۲) تعداد ابواب وفصول میں اختلاف۔(۳) واقعات کے بیان میں اختلاف۔

ترتیب میں اختلاف:

پانچوں(متی ، لوقا، مرقس ، یوحنا ، برنباس) مصنفین نے اپنی اپنی کتاب کی ترتیب اپنے انداز کے مطابق رکھی ہے جو ایک دوسرے سے مختلف ہے جو کہ ایک عام مصنف اپنی کتاب میں انداز اپناتا ہے اس انداز سے تحریر کی ہیں جو خود ان کی کتب سے اور صاحب تصنیف کی عبارت سے واضح ہوتا ہے۔اس بارے میں انجیل لوقا کے مصنف نے ایک عبارت تحریر کی اور اس میں اپنی اس کتاب کی تحریر کا مقصد واضح کیا ہے۔

لوقا :

"چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے جو باتیں ہمارے درمیان
واقع ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود
دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا اس لئے اے معزز
تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک
ٹھیک دریافت کرکے ان کو تیرے لیے ترتیب سے لکھوں " (۳)

لوقا کی اس عبارت سے دو باتیں واضح ہو رہی ہیں۔

ا۔یہ کتابیں حالات و واقعات کا مجموعہ ہیں ۲۔لوقا کو ان لکھی اور بیان کی جانیوالی کتابوں میں واقعاتی و ترتیبی اختلاف محسوس ہورہا تھا جس وجہ سے انہوں نے یہ بات تحریر کی ہے۔اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ بہت ساری چیزیں لوقا کے نزدیک معتبر نہیں ہیں۔

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

ابتدائی مضامین میں اختلاف :

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات اور ساتھ ہی شریعت کو بیان کرے میں ہر مصنف نے اپنی معلومات اور اپنی مرضی کے مطابق آغاز کیاہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) متی اپنی انجیل کی ابتداءحضرت عیسی علیہ السلام کے نسب نامہ سے کرتا ہے جبکہ لوقا نے اپنی کتاب میں نسب نامے کو تیسرے باب میں نقل کیا ہے ۔علاوہ ازیں باقی اناجیل " مرقس ، یوحنا ، برنباس " اس بارے میں خاموش ہیں۔

(۲) مرقس اپنی کتاب کی ابتدا ءحضرت عیسی علیہ السلام کو ابن خدا اور خوشخبر ی سنانے والے کے طور پہ پیش کرتے ہوئے کرتا ہے اور ساتھ ہی آپ علیہ السلام کو ایک عظیم معلم کی حیثیت سے پیش کرتا ہے جبکہ باقی اناجیل میں یہی مضامین باعتبار ترتیب مختلف ابواب میں درج ہیں ۔ لوقا اور متی نے یہ مضمون اپنی اپنی کتب کے باب نمبر(تین) میں ذکر کیا ہے جبکہ یوحنا نے اسی مضمون کو اپنی کتاب کے باب نمبر (انیس) میں ذکر کیا ہے۔

(۳) لوقا اپنی کتاب کی ابتداءباقی اناجیل سے یکسر مختلف کرتا ہے اس کی ابتداءایک تمہید پہ مشتمل ہے جسمیں لوقا نے اپنی تصنیف کا مقصد بیان کرتے ہوئے اپنے عزم کا اظہار کیا ہے۔

(۴) یوحنا اپنی کتاب کی ابتداءحضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں اپنے نظریہ کے اظہار سے کرتا ہے یوحنا نے حضرت عیسی علیہ السلام کو بطور کلام پیش کیا ہے۔

ابتدائی مضامین کے مطالعہ سے معلوم ہوتاہے ابتدائی مضامین کے اختلافات کامطالعہ کرنے کے بعدچند چیزیں واضح ہوتی ہیں۔

- ہر مصنف نے اس کی تحریر میں اپناانداز تحریر کیاہے۔
- اپنی دستیاب معلومات کو مد نظر رکھتے ہوئے ابتداء کی ہے۔
- مصنفین نے ابتداء میں عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اپنے اپنے نظریات کو پیش کیاہے جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔
- ابتداء میں بیان کردہ مقاصد تحریر ان کتب کو منزل من السماء ہونے کو مشکوک کرتے ہیں۔

تعدادفصول و آیات میں اختلاف:

اناجیل میں باعتبار حجم بھی باہمی اختلاف پایا جاتاہے بعض اناجیل مختصر جبکہ بعض اناجیل نسبتا مفصل ہیں ہر مصنف نے اپنی استعداداور ذخیرہ معلومات کے مطابق مرتب کی ہیں۔

(۱) متی کی انجیل میں کل "اٹھائیس " ابواب اور "ایک ہزار اڑسٹھ " آیات ہیں

(۲) مرقس میں کل " سولہ " ابواب اور " چھ سو اکسٹھ " آیات ہیں

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

(۳) لوقا میں کل '' چوبیس '' ابواب اور ''گیارہ سو انچاس'' آیات ہیں

(۴) یوحنا کی انجیل میں کل ' 'اکیس '' ابواب اور '' آٹھ سو اڑتالیس '' آیات ہیں

پانچوں اناجیل میں ابواب، اور آیات کی تعداد مختلف ہے اگر اس اختلافات کا فرضی یہ جواب قائم کر لیا جائے کہ اس میں مختلف سپارے ہیں اور سپاروں میں مختلف آیات ہیں تو پھر اس کے لیے بولی جانے والے اناجیل اربعہ یا پھر اناجیل خمسہ کی اصطلاح صادق لیں آئی اگر ان سب کو ایک ہی انجیل تصور کیا جائے تو ابتداء میں ہر مصنف کا ایک مقصد تحریر اس کے منزل من السماء ہونے کو غلط ثابت کرتا ہے۔

واقعات کے بیان میں اختلاف :

اناجیل میں واقعاتی تضاد کثرت سے پایا جاتا ہے یہاں تک کہ مصنفین ایک ہی واقعہ کو ایک دوسرے سے مختلف بیان کرتے ہیں یہ اختلاف اناجیل کے کثیر واقعات میں پایا جاتا ہے جو کہ باقاعدہ ایک تحقیقی مقالہ کیلیے کافی ہے یہاں پر ان اختلافات میں سے چند مثالیں نمونے کے طورپر پیش کی جاتی ہیں۔جن میں مصنفین نے ایک ہی واقعہ کو الگ الگ انداز سے تحریر کیا ہے۔

(1)حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نسب نامہ:

حضرت عیسی علیہ السلام کا نسب نامہ ''متی اور لوقا '' نے بیان کیا ہے اسکے علاوہ باقی تین اناجیل آپ علیہ السلام کے نسب نامہ کے بارے میں خاموش ہیں ۔ مگر '' متی اور لوقا'' نے جو بیان کیاہے اس میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے ۔

مسیحی اقوام کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام بغیر باپ کے اللہ عزوجل کی قدرت سے پیدا ہوئے ہیں ۔مگر یہ نسب نامہ انہوں نے حضرت مریم علیہ السلام کے منگیتر ''یوسف '' نامی شخص کے ذریعے سے بیان کیا ہے۔

متی اور لوقا کے بیان کردہ نسب نامہ میں پائے جانے والے اختلافات :

ا۔ ''متی'' نے یوسف کے باپ کا نام ' ' یعقوب '' لکھا ہے (۴) جبکہ'' لوقا'' نے یوسف کے باپ کا نام '' عیلی '' بیان کیا ہے (۵)

۲۔ دونوں نے نسب نامہ میں حضرت عیسی علیہ السلام کو سیدنا داؤد علیہ السلام کی نسل سے شمار کیا ہے مگر نسب نامہ کے آخر میں دونوں کا اختلاف ہے۔

الف۔متی کے مطابق وہ'' سلیمان بن داوٗد '' کی نسل میں سے ہیں۔

"اور داؤد سے سلیمان اس عورت سے پیدا ہوا جو پہلے اوریاہ کی بیوی تھی "

(۶)

ب۔لوقا کے مطابق وہ" داؤد کے بیٹے ناتن کی نسل سے تھا" ؟ جیسا کہ اس کی عبارت میں ہے۔

" وہ ناتن کا اور وہ داؤد کا بیٹا ہے " (۷)

۳۔ متی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک " اکتالیس " پشتیں بیان کی ہیں(۸)جبکہ" لوقا " نے " ستتر " پشتیں بیان کی ہیں (۹)

متی اور لوقا کے نسب نامہ میں تین طرح کے اختلافات موجود ہیں۔ یہ اختلافات ایسے ہیں جو دونوں انا جیل کو ایک تاریخی دستاویزات ظاہر کر رہے ہیں۔

اول اختلاف سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک کے مطابق وہ یوسف نبی علیہ السلام ہے جبکہ دوسرے کے مطابق وہ یوسف نبی نہیں ہے۔ پہلی بات کو قبول کرنا محال ہے کیونکہ حضرت مریم اور یوسف علیہ السلام کے درمیان فاصلہ بہت ہے۔ اگر دوسرے کو تسلیم کریں تو پہلی کتاب کا انکار لازم آتا ہے

دوسرے اختلاف میں نسل داؤد کا ذکر ہے جبکہ درمیان میں پھر اختلاف بیٹے کا ہے۔ جس کا ایک کو تسلیم کرنے سے دوسرے کا انکار لازم ہے۔

تیسرے اختلاف میں ایک بات مشترک ہے دونوں نے اس شخص کو نسل ابراہیم سے تسلیم کیا ہے۔

جبکہ اس حوالہ سے مرقس اور یوحنا نے کوئی کلام تحریر نہیں کیا۔

(2)حضرت عیسی علیہ السلام کی آزمائش کا واقعہ:

متی، لوقا اور مرقس نے حضرت عیسی علیہ السلام کے چالیس دن اور رات جنگل میں گزارنے کے بعد آزمائش کا ذکر کیا ہے مگر ان میں آزمائش لینے والے اور اسکے طریقے میں اختلاف ہے۔جبکہ اس حوالہ یوحنا نے کچھ بھی ذکر نہیں کیا۔

ا۔ متی اور لوقا نے لکھا ہے کہ چالیس دن گزرنے کے بعد جب حضرت عیسی علیہ السلام کو بھوک لگی تو ابلیس نے اسے آزمایا۔اس آزمائش کا تذکرہ باقی اناجیل (مرقس،یوحنا) میں مذکور نہیں ہے۔

متی :

" آزمانے والے نے اس کے پاس آکر کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو فرما

یہ پتھر روٹیاں بن جائیں "(۱۰)

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

لوقا :

"ابلیس نے اسے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اس پتھر سے کہہ کہ
روٹی بن جائے " (۱۱)

ان عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے معجزہ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اور ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے انبیاء کو بھوک سے آزمایا جاتا ہے۔

اسی جگہ پہ متی نے دوسری آزمائش کا بھی ذکر کیا ہے جبکہ لوقا اور مرقس نے اس دوسری آزمائش کو حذف کیا ہے وہ دوسری آزمائش یہ تھی جسے متی نے یوں بیان کیا ہے۔

متی:

" تب ابلیس اسے مقدس شہر میں لے گیا اور ہیکل کے کنگرے پر
کھڑا کر کے اس سے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے ۔ تو اپنے تئیں نیچے گرا دے کیونکہ
لکھا کہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دے گا اور وہ تجھے اپنے ہاتھوں پر
اٹھالیں گے ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس لگے یسوع نے اس
سے کہا یہ بھی لکھا کہ تو خداوند اپنے خدا کی آزمائش نہ کر " (۱۲)

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کے ان جملوں کے جواب میں جناب عیسیٰ علیہ السلام نے یہ واضح کیا ہے کہ انسان کو اللہ کی رحمت یا پھر اس کے غضب کو آزمانا نہیں چاہیئے کیونکہ اللہ کی ذات کا مقام یہ نہیں کہ ہم کسی بھی معاملہ میں اللہ کو آزمائیں۔

۲۔ متی اور مرقس نے اس واقعے کو بیان کرتے ہوئے "لوقا "کے بیان سے ایک بات کا اضافہ کیا ہے وہ یہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے چالیس دن مکمل ہونے کے بعد اپنے اوپر پرندوں کے غول کے آنے اور آسمان سے آواز سنائی دینے کو بیان کیا ہے (۱۳)

۳ ۔ اس واقعے میں" مرقس" ایک بات کے بیان میں باقی دونوں سے جدا ہے کہ جنگل میں حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں جانور اور فرشتے رہے۔

مرقس:

" اور وہ بیابان میں چالیس دن تک شیطان سے آزمایا گیا اور جنگلی

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

جانوروں کے ساتھ رہا اور فرشتے اسکی خدمت کرتے رہے " (۱۴)

مرقس کے اس بیان میں واضح لکھا ہے کہ شیطان مختلف طریقوں سے حملہ آور ہوا جبکہ اللہ کے نبی محفوظ رہے دوسرا یہ کہ اللہ کے فرشتے ہوتے ہیں۔اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے باقی دو اناجیل (متی،اور لوقا) خاموش ہیں۔

(3)ایلیاہ کی آمد کے بارے میں اختلاف :

یوحنا اور متی کا ایلیا نبی کے بارے میں اختلاف ہے متی نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو ہی " ایلیا" قرار دیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے

"چاہو تو مانو جو ایلیاہ آنے والا تھا یہی ہے " (۱۵)

جبکہ یوحنا کا مؤقف اس سے مختلف ہے کہ جب " یوحنا بپتسمہ " سے ایلیاہ ہونے کے بارے میں پوچھا گیاتو انہوں نے جواب دیا نہیں۔

" انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے ؟ کیا تو ایلیاہ ہے ؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں " (۱۶)

اس واقعہ میں اللہ کے ایک نبی کا تذکرہ کیا جارہا ہے جس کو قرآن نے "الیاس" کے نام سے ذکر کیا ہے۔اس حوالہ سے دونوں کتب میں مختلف آراء ہیں متی نے اس سے مراد " یوحنا رسول" کو لیا ہے جبکہ یوحنا اس حوالہ سے خود کی تردید کرتا ہے جبکہ باقی دونوں کتب (مرقس،لوقا) اس بارے کچھ کلام نہیں کرتی۔

(4) حواریوں کے ناموں میں اختلاف:

اناجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ حواریوں کے ناموں میں بھی اختلاف ہے لوقا اور برنباس نے بارہ شاگردوں میں " یعقوب " کا بیٹا " یہوداہ اسکریوتی" کا ذکر کیا ہے ۔جبکہ متی اور مرقس نے اسکی جگہ پر "تدی" کا ذکر کیا ہے جسکی تفصیل یہ ہے۔

لوقا کے نزدیک :

" اور یعقوب کا بیٹا یہوداہ اور یہوداہ اسکریوتی جو اسکو پکڑوانے والا ہوا " (۱۷)

متی کے بقول:

" حلفئی کا بیٹایعقوب اور تدی " (۱۸)

مرقس:

" حلفئی کا بیٹا یعقوب اور تدی اور شمعون " (۱۹)

حواریوں کے ناموں اور ان کے تذکرہ میں تین اناجیل (متی، لوقا، مرقس) میں باہمی طور پر اختلاف ہے کیونکہ ان کے بیان کردہ نسب نامہ میں یعقوب کے بیٹے کے نام میں اختلاف ہے۔ایک کے نزدیک اس کا نام "یہوداہ" ہے۔جبکہ باقی دونوں کتب نے اس کے بیٹے کا نام ذکر نہیں کیا البتہ اس کے باقی ساتھیوں کے نام لکھے ہیں جبکہ اس کے علاوہ "یوحنا" نے اس موضوع کو ذکر نہیں کیا۔البتہ ایک اور مقام پر ایک واقعہ کے بیان میں یوحنا نے "یہوداہ اسکریوتی" کو " شمعون اسکریوتی" کا بیٹا لکھا ہے۔(۲۰)

(5)غدار کی نشاندہی میں اختلاف :

انجیل برنباس، متی اور یوحنا میں حضرت عیسی علیہ السلام کا اپنے غدار شاگرد کی نشاندہی کرنے کے انداز میں اختلاف ہے۔اور اس دونوں صاحبان نے اس انداز سے تحریر کیا ہے۔

متی :

" اور جب وہ کھا رہے تھے تو اس نے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں
کہ تم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا وہ بہت دلگیر ہوئے اور ہر ایک اس سے
کہنے لگا اے خداوند میں ہوں اس نے جواب میں کہا کہ جس نے میرے
ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالا ہے وہی مجھے پکڑوائے گا۔اس کے پکڑوانے والے
یہوداہ سکریوتی نے جواب میں کہا مربی کیا میں ہوں؟ اس نے اس سے کہا تو
نے خود کہہ دیا" (۲۱)

یوحنا :

"یسوع نے جواب دیا کہ جسے میں نوالہ ڈبو کر دے دوں گا وہی ہے
پھر اس نے نوالہ ڈبویا اور لے کر شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کو دے دیا
(۲۲) "

اس واقعہ کے بیان میں (متی، یوحنا) میں چند ایک اختلافات موجود ہیں۔

اولاً: متی نے اس واقعہ کو تفصیل سے جبکہ یوحنا نے اختصار سے بیان کیا ہے۔

ثانیاً: متی کے نزدیک اس برتن میں ہاتھ ڈالنے والے کی نشاندہی کی میرے ساتھ ہاتھ ڈالنے والا مجھے پکڑائے گا جبکہ دوسری کتاب یوحنا میں مذکور ہے کہ آپ نے نوالہ توڑ کر دیا اور کہا تم مجھے پکڑاؤ گے۔

ثالثاً: یوحنا نے یہوداہ کے باپ کا نام ذکر کیا ہے۔ جبکہ متی نے اس کو حذف کیا ہے۔

رابعاً: باقی دو اناجیل (مرقس، لوقا) اس بارے کلام نہیں کرتیں۔

(6) حضرت عیسی علیہ السلام کی گرفتاری کیلیے نشاندہی میں اختلاف:

حضرت عیسی علیہ السلام کو گرفتار کرنے آنے والے سپاہیوں کو یہوداہ اسکریوتی کی طرف سے کرائی جانیوالی نشاندہی میں بھی اختلاف ہے۔

متی :

" اس کو پکڑوانے والے نے ان کو یہ نشان دیا تھا کہ جس کا میں بوسہ لوں وہی ہے اسے پکڑ لینا " (۲۳)

یوحنا:

" یسوع نے ان سے کہا میں ہی ہوں اور اس کا پکڑوانے والا یہوداہ بھی ان کے ساتھ کھڑا تھا " (۲۴)

یوحنا کا بیان متی سے کلیتاً مختلف ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اسکو کوئی اشارہ کرنے کا موقع ہی نہیں دیا۔

بلکہ خود گرفتاری دی اب یہ ان کا اہم عقیدہ بھی اختلاف کا شکار ہے جس کو دونوں مصنفین نے اپنی اپنی معلومات کے مطابق درج کر دیا ہے جبکہ مرقس اور لوقا نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

(7) حضرت عیسی علیہ السلام کو خوشبو لگانے کا واقعہ میں تضادات:

اناجیل اربعہ میں حضرت عیسی علیہ السلام کو گرفتاری سے قبل ایک عورت کے ازراہ عقیدت آپکو خوشبو لگانے کا ذکر ہے جسمیں مختلف قسم کے تضادات پائے جاتے ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

الف۔محل وقوع :

متی ومرقس کے مطابق شمعون کوڑھی کے گھر میں جبکہ لوقا نے ایک فریسی کے گھرکو بیان کیا ہے اور یوحنا کے بیان کے مطابق ”یعزر“ نامی شخص (جسے حضرت عیسی علیہ السلام نے معجزاتی طور پہ زندہ کیا تھا)کا مسکن تھا۔ان چاروں صاحبان نے مختلف جگہوں کوذکر کیا ہے۔

ب۔عورت کا تعین:

متی ومرقس نے ”ایک عورت“ یعنی نا معلوم شخصیت لکھا ہے جبکہ لوقا نے اسے بدچلن عورت کے نام سے رقم کیا ہے مگر یوحنا اس عورت کو یعزر کی بہن اور حضرت عیسی علیہ السلام کی مخلص مریدہ مریم تحریر کرتے ہیں۔

ج۔خوشبو لگانے کا انداز :

بقول ”متی اور لوقا “ اسنے حضرت عیسی علیہ السلام کے سر پر عطر ڈالا ۔جبکہ ” لوقا اور یوحنا کے بقول اس نے آپ علیہ السلام کے پاؤں پر ڈالا ،پاؤں چومے اور بالوں سے ان کے پاؤں پونچھے۔

د۔حاضرین کا ردِ عمل:

اس واقعہ کے بعد حاضرین کے ردِعمل کے بیا ن میں چارو ں مصنفین کی تحریرات مختلف ہیں۔

متی کے بقول ۔ شاگرد یہ دیکھ کر خفاءہوئے ، مرقس کے بقول۔ بعض لوگ خفاءہوئے ، لوقا کے نزدیک ۔ دعوت کرنے والے فریسی نے عورت کی بد چلنی کی وجہ سے اس واقعہ کو شان نبوت کے خلاف سمجھا ، یوحنا کے مطابق۔صرف غدار یہوداہ اسکریوتی نے اس پر اعتراض کیا۔

اس واقعہ کو چاروں اناجیل (لوقا، مرقس، متی، یوحنا) نے ذکر کیا مگر ان چاروں کے بیان میں اختلاف جو کہ مختلف اعتبارات سے واضح ہوئے ہیں جس کی بنیاد پر اس کے کلام الٰہی ہونے پر سوال اٹھتا ہے۔

(8)حضرت عیسی علیہ السلام کی گرفتاری کے بعد کے واقعات میں اختلاف:

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

مسیحی عقائد کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کیا گیا اور گرفتار کروانے میں آپ علیہ السلام کے اپنی ہی حواری کا کردار تھا اور اس گرفتاری کے واقعہ (اناجیل اربعہ) میں ذکر بھی کیا گیا ہے اب اس حوالہ سے چاروں مصنفین نے مختلف معلومات کو جمع کیا ہے۔ جس کی بنیاد پر اہم مسیحی عقیدہ اناجیل میں اختلاف کا شکار ہوا اس میں پائے جانے والے اختلافات درج ذیل ہیں۔

مثلاً۔

۱۔تصلیب کے وقت میں اختلاف:

متی نے حضرت عیسی علیہ السلام کو مصلوب کیے جانے کا وقت دوپہر کا بیان کیا ہے(۲۵)جبکہ یوحنا اس سے مختلف لکھتے ہیں یوحنا نے لکھا ہے کہ یہ فسح کی تیاری کا دن تھا اور چھٹے گھنٹے کے قریب حضرت عیسی علیہ السلام کو لے جا کر مصلوب کیا گیا (۲۶)

۲۔تصلیب کے اٹھانے میں بھی اختلاف ہے :

متی ،مرقس اور لوقا کے مطابق صلیب یہوداہ اٹھا کے لایا تھا (۲۷)جبکہ یوحنا نے لکھا ہے کہ صلیب خو د جناب عیسی علیہ السلام اٹھا کے لائے تھے (۲۸) ۔

۳۔آپ علیہ السلام کے ساتھ مصلوب ہونے والوں کے ردعمل میں بھی تضاد موجود ہے:

متی نے لکھا ہے کہ آپ علیہ السلام کے ساتھ مصلوب ہونے والے دونوں ڈاکوؤں نے آپ علیہ السلام کو برا بھلا کہا اور آپ علیہ السلام پر طعن و تشنیع کی(۲۹)جبکہ لوقا نے واقعہ کو اس سے مختلف بیان کیا ہے کہ ان دونوں میں سے ایک نے آپ علیہ السلام کی تحقیر کی تھی اور دوسرے نے آپ علیہ السلام کی صداقت کی تصدیق کی تھی لہذا اسے فردو س کی بشارت ملی تھی (۳۰)

۴۔کفن میں اختلاف :

انجیل متی میں آپ علیہ السلام کا کفن سوتی ذکر ہوا ہے(۳۱)جبکہ لوقا نے آپ علیہ السلام کو کتان کے کپڑے میں کفن دیا جانا لکھا ہے (۳۲)

۵۔قبر پر فرشتوں کے دکھائی دینے کی تعداد میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے:

یوحنا نے قبر پر فرشتوں کی تعداد" دو " ذکر کی ہے (۳۳)لوقا نے فرشتوں کی بجائے "دو شخص " قبر پر دیکھے جانے کو ذکر کیا ہے (۳۴)مرقس کے مطابق ایک شخص تھا پر وہ بھی قبر کے اندر دکھائی دیا تھا (۳۵)جبکہ متی کے مطابق ایک فرشتہ نظر آیا تھا وہ بھی قبر کے باہر پتھر پر موجود تھا (۳۶)۔

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

٦۔زندہ ہو کر سب سے پہلے کسے نظر آئے :

مرقس نے لکھا ہے کہ زندہ ہونے کے بعد سب سے پہلے مریم مگدلینی نے دیکھا (۳۷)مریم گمدلینی کے دیکھنے کو یوحنا اور لوقا نے مختلف انداز میں بیان کیا ہے ۔یوحنا نے مریم مگدلینی کے دوطرح دیدار کرنے کو بیان کیا ہے[مریم نے خود دیکھا تھا](۳۸)دوسری جگہ لکھا ہے کہ نہ خود حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھا اور نہ ہی فرشتوں کو دیکھا بلکہ قبر کو خالی دیکھ کر واپس چلی گئی تھیں (۳۹)جبکہ لوقا نے لکھا ہے مریم مگدلینی نے خود نہیں دیکھا تھا بلکہ فرشتوں سے سن کر بیان کیا تھا (۴۰)اور لوقانے دوسری جگہ ذکر کیا ہے کہ سب سے پہلے دو مردوں یا شمعون نے دیکھا (۴۱)۔

خلاصۃ البحث :

اناجیل اربعہ کوچار مختلف شخصیات نے تحریر کیاہے جو کہ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کے قریبی ساتھی اور شاگرد تھے انہوں نے ان کتب کواپنی تحقیق اور استعداد کے مطابق مرتب کیاہے اور ہر صاحب تصنیف نے اس میں وہی کچھ لکھاہے جو انہیں دستیاب ہوسکا۔ اسی لیےان کتب میں مختلف نوعیت کے اختلافات پائے جارہے ہیں مثلاً

ابتدائی مضامین میں اختلاف، حجم کتب میں تضاد، تعداد فصول وابواب میں فرق، ترتیب بیان مضامین میں اختلاف، واقعات میں کمی و بیشی اور واقعات کے بیان میں اختلاف ، عقائد و نظریات میں اختلاف وغیرہ یہ سارے اختلافات قاری کے ذہن میں بہت سے اشکالات پیدا کرتے ہیں

یہ کتب تحریف شدہ ہیں؟ یہ کتب منزل من السماء نہیں بلکہ کسی انسان کی تحریر ہیں؟ جو کہ اس کے انداز بیان سے ظاہر ہو رہا ہے۔یاتو یہ سارے واقعات خود ساختہ ہیں تو یا اگران میں سے کچھ اپنی اصلی حالت پر ہیں ہی تو وہ کونسے ہیں اور کتنے اصل ہیں۔

یہ سارے اشکالات ان اختلافات کے باعث پیدا ہوئے ہیں مگر ان سب کے سب اختلافات کے باوجود ہم ان کتب کو کلیتاً منحرف قرار نہیں دے سکتے کیونکہ ان میں بعض واقعات معنوی اعتبار سے آج بھی اپنی اصل پر قائم ہیں جو کہ انسانی تحریف سے پاک ہیں
۔

حوالہ جات

1. جی ٹی مینلی،ہماری کتب مقدسہ، مسیحی اشاعت خانہ ،لاہور،۲۰۱۷ء،ص ۴۴۸
2. ایف ایس خیر اللہ پادری، قاموس الکتاب لغات بائبل مقدس، مسیحی کتب خانہ،لاہور،۲۰۱۶ء،ص ۱۱۴
3. لوقا،باب ا،آیت ا۔۳
4. متی،باب ا،آیت ا
5. لوقا،باب ۳،آیت ۲۳
6. متی،باب ا،آیت ۶
7. لوقا،باب ۳،آیت ۳۱
8. متی،باب ا،آیت ا۔۱۶
9. لوقا،باب ۳،آیت ۲۳۔۳۸
10. متی،باب ۴،آیت ۳
11. لوقا،باب ۴،آیت ۳
12. متی،باب ۴،آیت ۴۔۷
13. متی،باب ۳،آیت ۱۶۔۱۷: مرقس،باب ا،آیت ۱۰۔۱۱
14. مرقس،باب ا،آیت ۱۳
15. متی،باب،آیت ۱۴
16. یوحنا ،باب ا،آیت ۲۱
17. لوقا،باب ۶،آیت ۱۶
18. متی،باب ۱۰،آیت ۴
19. مرقس،باب ۳،آیت ۱۸
20. یوحنا،باب ۱۳،آیت ۲۶
21. متی،باب ۲۶،آیت ۲۱۔۲۵

22. یوحنا ، باب ۱۳، آیت ۲۶
23. متی، باب ۲۶، آیت ۴۹
24. یوحنا ، باب ۱۸، آیت ۵
25. متی، باب ۱۵، آیت ۲۵
26. یوحنا، باب ۱۹، آیت ۱۴۔۱۷
27. متی، باب ۲۷، آیت ۳۷ مرقس، باب ۱۵، آیت ۲۱ لوقا، باب ۲۳، آیت ۲۶
28. یوحنا ، باب ۱۹، آیت ۱۷
29. متی، باب ۲۷، آیت ۴۴
30. لوقا، باب ۲۳، آیت ۳۹
31. متی، باب ۲۷، آیت ۵۹
32. لوقا، باب ۲۳، آیت ۵۳
33. یوحنا، باب ۲۰، آیت ۱۲
34. لوقا، باب ۲۴، آیت ۴
35. مرقس، باب ۱۶، آیت ۵
36. متی، باب ۲۸، آیت ۲
37. مرقس، باب ۱۶، آیت ۹
38. یوحنا، باب ۲۰، آیت ۱۴
39. یوحنا ، باب ۲۰، آیت ۱۔۲۰
40. لوقا، باب ۲۴، آیت ۴۔۶
41. لوقا، باب ۲۴، آیت ۱۳

References

1) Manley, G. T. (2017). *Our Sacred Scriptures*. Christian Publishing House.
2) Khairullah, F. S., & Paderi. (2016). *The Dictionary of the Holy Bible Vocabulary*. Christian Book House.
3) Luke, 1:1–3.
4) Matthew, 1:1.
5) Luke, 3:23.
6) Matthew, 1:6.
7) Luke, 3:31.
8) Matthew, 1:1–16.
9) Luke, 3:23–38.
10) Matthew, 4:3.
11) Luke, 4:3.
12) Matthew, 4:4–7.
13) Matthew, 3:16–17; Mark, 1:10–11.
14) Mark, 1:13.
15) Matthew, 4:14.
16) John, 1:21.
17) Luke, 6:16.
18) Matthew, 10:4.
19) Mark, 3:18.
20) John, 13:26.
21) Matthew, 26:21–25.
22) John, 13:26.
23) Matthew, 26:49.
24) John, 18:5.
25) Matthew, 15:25.
26) John, 19:14–17.
27) Matthew, 27:37; Mark, 15:21; Luke, 23:26.
28) John, 19:17.
29) Matthew, 27:44.
30) Luke, 23:39.
31) Matthew, 27:59.
32) Luke, 23:53.
33) John, 20:12.
34) Luke, 24:4.
35) Mark, 16:5.
36) Matthew, 28:2.
37) Mark, 16:9.
38) John, 20:14.
39) John, 20:1–20.
40) Luke, 24:4–6.
41) Luke, 24:13.